بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ ہجرت۔ آج بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ امید ہے کہ آج واپس تشریف لے آئیں گی۔

آج بعد نماز فجر مسجد نور کے متصل میدان میں کھانڈ کے ڈپو کے متعلق ایک احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں کھانڈ کے متعلق جماعت احمدیہ کی تکالیف کا اظہار کرنے کے بعد متفقہ طور پر قرارداد پاس کر کے حکام کو توجہ دلائی گئی۔

جلد ۳۲ | ۲۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۲ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۲۵ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۲۱

خطبہ جمعہ

عبادتیں کرنا اور قربانیوں میں ترقی کرنا جماعت احمدیہ کا پروگرام ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء بمقام لاہور

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:—

قرآن کریم میں ایک سورۃ ہے مختصر چھوٹی سی۔ صرف تین آیتوں کی۔ جس کے متعلق اس سال میں نے جلسہ سالانہ پر عورتوں میں ایک تقریر کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کا مضمون اس قابل ہے۔ کہ اُسے بار بار اور مختلف پیرایوں میں ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں میں دہرایا جائے۔ کیونکہ اس کا ایک مفہوم

ہماری جماعت کے پروگرام کے ساتھ تعلق

رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر۔ ان شانئک ھو الابتر۔ اور بھی اس کے مفہوم اور مطالب ہیں۔ جن کا بیان کرنا اس موقع پر ضروری نہیں جس مفہوم کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ

کوثر کے ایک معنے

ایسے آدمی کے بھی ہیں۔ جو کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والا ہو۔ پس جہاں اس سورۃ میں اور مطالب کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو توجہ دلائی گئی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف بھی آپ کو توجہ دلائی ہے۔ کہ ہم تجھے

ایک ایسا بیٹا

عطا فرمانے والے ہیں۔ جو بہت ہی صدقہ و خیرات کرنے والا ہو گا۔ دوسری طرف ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جو پیشگوئی احادیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے فرمائی ہوئی پاتے ہیں۔ اس میں یہ نظر آتا ہے۔ کہ وہ مال تقسیم کرے گا اور لوگ اس کو لیں گے نہیں۔ یفیض المال وہ مال دنیا میں بہا دے گا۔ لوگوں نے اس کے معنے یہ سمجھے ہیں کہ شاید وہ

سونے اور چاندی کے سکے

لوگوں کو دے گا۔ حالانکہ سونے اور چاندی کے جو سکے ہیں۔ ان کو قبول کرنے والے کچھ نہ کچھ لوگ ہمیشہ ہی دنیا میں موجود رہتے ہیں۔ کروڑوں کروڑ روپیہ رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں مگر پھر بھی ان کے دلوں میں لوگوں سے

مال لینے کی حرص اور خواہش

ہوتی ہے۔ کئی دفعہ بڑے بڑے افسروں کے خلاف ریل میں بغیر ٹکٹ سفر کرنے کے الزام میں مقدمات چل جاتے ہیں۔ حالانکہ غریب آدمی بالعموم پیسے ادا کر کے ٹکٹ لیتے ہیں۔ تم کبھی کسی دوکاندار کے سامنے ایک غریب سے غریب شخص کو بھی یہ کہتے نہیں سنو گے۔ کہ میری غربت کی وجہ سے تم فلاں چیز کی قیمت کم دو۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ دوکاندار میرے کہنے پر قیمت کم نہیں کریگا۔ لیکن کئی مالداروں کو میں نے دیکھا ہے۔ وہ دوکانداروں سے جھگڑتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہماری خاطر تم اس میں سے کتنا چھوڑو گے۔ حالانکہ وہ روپے والے ہوتے ہیں۔ مگر

باوجود اپنے تموّل اور اپنی دولت کے

اور باوجود اپنے پاس زیادہ روپیہ رکھنے کے ان کی حرص کم نہیں ہوتی۔ بلکہ زیادہ ہی ہوتی ہے۔ اور وہ دوکانداروں سے بار بار یہی کہتے سنے جاتے ہیں۔ کہ ہم جو تمہاری دوکان پر چل کر آئے ہیں۔ تو اب ہماری خاطر تمہیں قیمتیں ضرور کم کرنی پڑیں گی۔ چند سال ہوئے میں بمبئی گیا۔ وہاں ایک دن میں کپڑا خریدنے کے لئے ایک دوکان پر چلا گیا۔ اور میں نے دوکاندار سے کہا۔ کہ کئی دوکاندار ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنی چیزوں کی قیمتیں آگے پیچھے کرتے رہتے ہیں۔ پنجاب میں بھی ایسے دوکاندار پائے جاتے ہیں۔ اور بمبئی میں بھی ہیں۔ تم یہ بتاؤ۔ کہ تمہارا کیا اصول ہے۔ وہ کہنے لگا۔ ہماری چیزوں کی تو ایک ہی قیمت ہوا کرتی ہے۔ میں نے کہا۔ اب اس پر قائم رہنا۔ ہم بھی تمہارے ساتھ قیمتوں کے متعلق کوئی جھگڑا نہیں کریں گے۔ اس وقت اس دوکان میں دو اور آدمی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اس سے کوئی سودا خریدا تھا۔ جس کا بل ایک سو تین یا ایک سو چار روپیہ تک جا پہنچا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دونوں اُس دوکاندار سے بحث کر رہے تھے۔ کہ یہ تو ہوئی چیزوں کی قیمت۔ تم یہ بتاؤ کہ اب تم نے اس میں سے چھوڑنا کیا ہے۔ اور وہ یہ کہہ رہا تھا۔ کہ ہمارا تو ایک ہی بھاؤ مقرر ہے۔ ہم قیمتوں میں کمی بیشی نہیں کیا کرتے۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ان میں سے ایک بمبئی کے کوئی مشہور سیٹھ صاحب ہیں۔ اور دوسرا ان کا سکرٹری ہے۔ کیونکہ دوسرا شخص بار بار کہتا تھا۔ کہ سیٹھ صاحب تمہارے پاس آئے ہیں۔ تمہیں ان کی خاطر تو قیمتوں میں ضرور کمی کرنی چاہیئے۔ اور دوکاندار یہ کہتا تھا۔ کہ میری دوکان پر ایک ہی قیمت ہوتی ہے۔ کمی بیشی نہیں ہوتی غرض اسی طرح آدھ گھنٹہ ضائع ہو گیا آخر وہ ایک سو روپیہ کا نوٹ اُسے دے کر چلے گئے۔ اور اوپر کی رقم انہوں نے نہ دی۔ اُن کے چلے جانے کے بعد میں نے دوکاندار سے کہا۔ کہ آپ تو کہتے تھے۔ ہمارا ایک ہی بھاؤ مقرر ہے۔ اور ان لوگوں سے آپ نے اتنے روپے کم وصول کئے ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ یہ کوئی انصاف ہے۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

یہ تو صریح جبر ہے

کہ سودا لے لیا۔ اور قیمت نہ دی۔ پھر کہنے لگا۔ یہ جو سیٹھ میری دوکان پر آیا ہے۔ یہ بمبئی کے تمام ہندوستانی تاجروں میں سے دوسرے نمبر پر ہے۔ اور یہ روزانہ جتنی کمائی کرتا ہے۔ اس کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ آدھ گھنٹہ جو اس نے میری دوکان پر ضائع کیا ہے۔ اس آدھ گھنٹہ میں یہ دس پندرہ ہزار روپیہ کما لیتا ہے۔ مگر باوجود اس قدر دولت و ثروت کے صرف تین چار روپے چھڑانے کے لئے اس نے اپنا وقت بھی ضائع کیا۔ اور میرا وقت بھی ضائع کیا۔ تو مال کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک ایسا آدمی جس کی سالانہ آمدنی چالیس پچاس بلکہ ساٹھ لاکھ روپیہ کی تھی۔ وہ بھی آدھ گھنٹہ تک ایک دوکاندار سے لڑتا جھگڑتا رہا۔ محض اس لئے کہ اس کے بل میں سے تین چار روپے کم ہو جائیں۔ اور وہ بار بار

اپنی امارت کا واسطہ

دیتا تھا۔ وہ یہ نہیں کہتا تھا۔ کہ میں غریب ہوں۔ اس لئے تم اتنی قیمت کم کردو۔ بلکہ وہ کہتا تھا۔ میں امیر ہوں۔ اور میری امارت کا تقاضا یہ ہے کہ چونکہ میں خود چل کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ اس لئے تم مجھ سے کم قیمت وصول کرو جب دنیا کی یہ حالت ہے۔ تو کون عقلمند یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں مسیح موعود لوگوں کو لاکھوں روپیہ دیگا۔ اور وہ اس کے

لینے سے انکار

کردیں گے۔ وہ شخص جس نے دو چار روپوں کے لئے اپنا آدھ گھنٹہ ضائع کر دیا۔ وہ شخص جس نے دو چار روپوں کے لئے دوکاندار کے ایک اصول کو توڑ دیا۔ وہ شخص جس نے دو چار روپوں کے لئے نہ صرف اپنا وقت ضائع کیا۔ بلکہ ہمارا وقت بھی ضائع کیا۔ وہ اور اسی قسم کے اور لوگ بجائے مال لینے سے انکار کرنے کے میرے نزدیک تو اس بات کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے۔ کہ اگر انہیں روپوں کے لئے ناک بھی رگڑنی پڑے۔ تو انہیں اس میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ ادھر ہم دیکھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نوح کے زمانہ سے لے کر تمام انبیاء یہ خبر دیتے چلے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اتنے گناہ ہوں گے اتنی خرابیاں ہوں گی کہ اتنی خرابیاں اور کسی نبی کے وقت میں نہیں ہوں گی۔ گویا ادھر تو آپ یہ فرماتے ہیں کہ وہ زمانہ ایسا خراب ہوگا۔ کہ اس کی مثال اور کسی زمانہ میں نہیں ملے گی اور دوسری طرف کہا جاتا ہے۔ کہ آپ یہ فرماتے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے لوگ اتنے وسیع الحوصلہ ہوں گے۔ اس قدر ان کے نفس دنیوی اموال کی محبت سے بیزار ہو چکے ہوں گے۔ اور ان کے دلوں سے

دنیا کی محبت

اس طرح جاتی رہے گی۔ کہ مسیح موعود انہیں مال دے گا۔ مگر وہ لینے سے انکار کردینگے ان دونوں باتوں کا ایک زمانہ میں اجتماع

عقل کے بالکل خلاف

ہے۔ یا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے۔ کہ مسیح موعود کا زمانہ ایسا اعلےٰ ہوگا۔ کہ لوگ سیر چشم ہوں گے۔ ان کی طبیعتوں میں غنا کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوگا۔ ان کے دل دنیاوی اموال کی محبت سے بالکل خالی ہوں گے۔ حرص اور لالچ اور طمع ان کے اندر نہیں ہوگا اور وہ اس قدر دنیا سے دور ہوں گے۔ کہ مسیح موعود ان کو مال دے گا۔ تو وہ کہیں گے۔ حضرت ہم نے اس جیفۂ دنیا کو کیا کرنا ہے۔ ہمیں خدا کی رضا کافی ہے مگر ایک طرف یہ کہنا کہ اس زمانہ کے لوگ سخت خراب اور گندے ہوں گے۔ ان کی طبیعتوں میں لالچ پایا جاتا ہوگا۔ وہ شیطان کی اتباع کرنے والے ہوں گے بات بات پر لڑائی جھگڑا کریں گے۔

خدا اور رسول کی محبت

ان کے دلوں سے اٹھ جائے گی۔ اور اس قدر خرابیاں ان میں پیدا ہو چکی ہوں گی۔ کہ نوح کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی نبی کے زمانہ کے لوگ اتنے خراب نہیں ہوئے۔ اور دوسری طرف یہ کہنا۔ کہ وہ اتنے سیر چشم۔ اتنے نیک اور متقی اور اس قدر غنا کا مادہ اپنے اندر رکھنے والے ہوں گے۔ کہ مسیح موعود ان کو مال دیگا۔ تو وہ اس کو لینے سے انکار کر دیں گے۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں۔ جن کا اجتماع کوئی عقل مند مان ہی نہیں سکتا۔ اور اسے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ

اس مال سے مراد

ظاہری مال و دولت نہیں۔ ظاہری سونا اور چاندی مراد نہیں۔ بلکہ مال سے مراد وہ معارف ہیں۔ جو مسیح موعود کی زبان پر جاری ہوں گے۔ علم وعرفان کے وہ چشمے ہیں۔ جو اس کے لبوں سے پھوٹیں گے تعلق باللہ کے وہ اسرار ہیں۔ جو اس کے ذریعہ عالم پر منکشف ہوں گے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر یہ دی ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو وہ قرآن وحدیث کے ایسے ایسے نکات بیان کرے گا۔ خدا اور بندوں کے تعلق کے متعلق ایسی پُر معرفت باتیں پیش کرے گا۔ اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے ایسے ایسے علوم دنیا میں ظاہر کرے گا۔ کہ جن سے لوگ بالکل واقف نہیں ہوں گے۔ گویا

اموال روحانی کا ایک خزانہ

ان کے سامنے رکھا جائے گا۔ مگر لوگ اپنی بیماری کی وجہ سے اور اپنی طبیعت کے گند اور نفس پرستی کی وجہ سے اس خیر کا انکار کر دیں گے جو مسیح موعود ان کو دے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ جن کے دلوں میں اس قسم کی روحانی باتوں کی قدر و قیمت ہوتی ہے۔ وہ جب دیکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ

معارف کا ایک دریا

بہایا جا رہا ہے۔ تو وہ حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ جماعت کر کیا رہی ہے۔ اور کیوں ایسے انمول موتی لوگوں کے سامنے بکھرتی چلی جا رہی ہے۔ میں نے جب ایک دفعہ ذکر الٰہی پر جلسہ سالانہ میں تقریر کی۔ تو غالباً ایک غیر احمدی صاحب نے مجھے ایک رقعہ لکھا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ کہ وہ باتیں جو صوفیا دس دس سال کی محنت شاقہ کے بعد لوگوں کو بتایا کرتے تھے۔ آپ نے وہ ساری باتیں اپنی ایک ہی تقریر میں بیان کر دی ہیں۔ گویا ایک طرف مسیح موعود کی بعثت سے پہلے دنیا کے لوگ ایسے خراب ہو چکے تھے۔ کہ دین کی اچھی سے اچھی باتیں ان کے سامنے پیش کی جاتیں تو وہ ان کا انکار کر دیتے۔ اور دوسری طرف وہ لوگ جنہیں تھوڑا بہت دین آتا تھا۔ انہوں نے دین کی ان باتوں کو اپنی

تجارت کا ایک ذریعہ

بنا لیا تھا۔ چنانچہ وہ پہلے لوگوں سے اچھی طرح خدمت لیتے۔ اور پھر سالہا سال کے بعد کوئی ایک بات ان کو بتاتے۔

منشی احمد جان صاحب لدھیانہ والے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے مگر ان کی روحانی بینائی اتنی تیز تھی۔ کہ انہوں نے دعوےٰ سے پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا۔ کہ ؎

> ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
> تم مسیحا بنو خدا کے لئے

انہوں نے اپنی اولاد کو مرتے وقت وصیت کی تھی۔ کہ میں تو اب مر رہا ہوں۔ مگر اس بات کو اچھی طرح یاد رکھنا کہ مرزا صاحب نے ضرور ایک دعوےٰ کرنا ہے۔ اور میری وصیت تمہیں یہی ہے کہ مرزا صاحب کو قبول کر لینا۔ غرض اس پایہ کے وہ روحانی آدمی تھے۔ انہوں نے اپنی جوانی میں بارہ سال تک وہ چکی جس میں بیل جوتا جاتا ہے۔ اپنے پیر کی خدمت کرنے کے لئے چلائی۔ اور بارہ سال تک اس کے لئے آٹا پیستے رہے۔ تب انہوں نے روحانیت کے سبق ان کو سکھائے۔ تو وہ لوگ جو روحانی کہلاتے تھے۔ وہ بھی لوگوں کو

روحانی باتیں بتانے میں سخت بخل سے کام

لیا کرتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف وہ ساری باتیں دنیا کو بتا دیں۔ بلکہ ان سے ہزاروں گنا زیادہ اور باتیں بھی ایسی بتائیں جو پہلے لوگوں کو معلوم نہیں تھیں۔ اور اس طرح علوم کو آپ نے ساری دُنیا میں بکھیر دیا۔ مگر جیسا کہ حدیثوں میں خبر دی گئی تھی۔ دنیا نے اس کی قدر نہ کی ؛

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تشریح نے بھی بتا دیا۔ کہ کوثر سے مراد مسیح موعود ہے۔ کیونکہ کوثر کے معنے اس سخی انسان کے ہوتے ہیں۔ جو کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والا ہو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میری امت میں ایک ایسا شخص آنے والا ہے جو خزانے لٹائے گا۔ مگر لوگ ان خزانوں کو قبول نہیں کریں گے۔ اس تشریح سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ

کوثر سے مراد مسیح موعود

ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انا اعطینٰک الکوثر۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تجھے ایک ایسا روحانی بیٹا عطا کرنے والے ہیں۔ جو خیر کثیر رکھتا ہوگا۔ جو علوم روحانیہ کا ایک خزانہ ہوگا ایسے آدمی کی بعثت پر ہر مومن کا فرض ہوگا۔ کہ فصل لربک وانحر وہ اللہ تعالےٰ کے حضور عبادتیں کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ قربانیاں بجالائے۔

یہ صاف بات ہے۔ کہ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے زمانہ میں اس عظیم الشان انسان نے نہیں آنا تھا۔ ان کو اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے۔ کہ تم اس شکریہ میں میری عبادت کرو۔ اور

قربانیوں میں پہلے سے بھی زیادہ جوش سے حصہ

لو۔ تو وہ لوگ جن کے زمانہ میں اس انسان نے آنا تھا۔ ان پر یہ کیوں فرض نہیں ہوگا کہ وہ اس شکریہ میں اللہ تعالےٰ کی زیادہ عبادتیں کریں۔ اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں۔ آخر فائدہ تو انہوں نے ہی اٹھانا تھا جن کے زمانہ میں اس انسان نے مبعوث ہونا تھا۔ اور اس لحاظ سے اس نعمت کا

زیادہ شکریہ ادا کرنا

انہی کا فرض ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فائدہ نہیں پہنچا۔ جس رنگ میں لوگوں کو آپ کی بعثت کا فائدہ ہوا ہے۔ اور اگر دین کی اشاعت کے لحاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فائدہ ہوا ہے۔ تو پھر بھی استاد استاد ہی ہے اور شاگرد شاگرد ہی ہے۔ مگر جب ایک اچھے شاگرد کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ عبادتیں کریں اور قربانیوں میں حصہ لیں۔ تاکہ اس فضل کا شکریہ ادا ہو سکے۔ تو وہ لوگ جو اس

مسیح موعود کے شاگرد

ہیں۔ ان پر یہ کس قدر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ عبادتوں اور قربانیوں میں پہلے سے بہت زیادہ حصہ لیں۔ جس شاگرد کے متعلق استاد کو یہ کہا گیا ہے۔ کہ تم نمازیں پڑھو اور قربانیاں کرو۔ اس کے اپنے شاگردوں کو تو یقیناً لاکھوں گنا زیادہ عبادتیں کرنی چاہئیں۔ اور لاکھوں گنا زیادہ قربانیوں میں حصہ لینا چاہیئے۔ پس مسیح موعود کی بعثت کے بعد اس حکم کی تعمیل

سب سے زیادہ جماعت احمدیہ پر فرض

ہے۔ فرماتا ہے فصل لربک وانحر تم اللہ تعالےٰ کی مرضی کی خاطر عبادتیں بجالاؤ۔ اور تم اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر قربانیاں کرو۔ اس شکریہ میں کہ اس نے تمہیں کوثر سے حصہ عطا فرمایا۔ گویا اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے احمدی جماعت کو یہ بتایا ہے۔ کہ مسیح موعود کی بعثت کے وقت ان کو کیا کام کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فصل لربک وانحر۔ احمدیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں۔ اور اس کے دین کے لئے قربانیوں پر قربانیاں کرتے چلے جائیں۔

یہی ہمارا پروگرام ہے

جو اس سورۃ میں بیان کیا گیا ہے۔

عربی زبان میں نحر اس جانور کی قربانی کو کہتے ہیں۔ جو ہمارے اپنے قبضہ میں ہوتا ہے۔ پس اس لفظ نے یہ بھی بتا دیا۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں سب سے بڑی قربانی اپنے

نفس کا جہاد

ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سب سے بڑا کام دشمن سے جہاد کرنا تھا۔ مگر اس زمانہ میں سب سے بڑا کام نحر کرنا ہوگا۔ اور نحر اس جانور کی قربانی کو کہتے ہیں۔ جو انسان کے اپنے قبضہ میں ہوتا ہے۔ پس اس لفظ نے یہ بھی بتا دیا۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جہاد نہیں ہوگا۔ یعنی

دشمن کو تلوار سے مارنا

ان کا کام نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کا سب سے بڑا کام اپنے نفس کو مارنا۔ اور اس سے جہاد کرنا ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بڑی بھاری قربانی یہ تھی۔ کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر دشمن کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ مگر فرمایا مسیح موعود کے زمانہ میں

جہاد نہیں ہوگا بلکہ نحر ہوگا

یعنی اس زمانہ میں سب سے بڑی جنگ انسان کو اپنے نفس سے کرنی پڑے گی صحابہؓ کے زمانہ میں بڑی قربانی یہ تھی۔ کہ عتبہ اور شیبہ اور ابوجہل کو قتل کرنے کی کوشش کی جائے۔ خواہ اس کوشش اور جدوجہد میں انسان خود ہی کیوں نہ مارا جائے لیکن مسیح موعود کے زمانہ میں دشمن کو مارنے کا کام نہیں ہوگا۔ بلکہ بڑی قربانی یہ ہوگی۔ کہ ہر انسان براہ راست اپنے نفس کو مارنے اور اسے ہلاک کرنے کی کوشش کرے یہ ایک ایسا

واضح پروگرام

ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور پروگرام کی طرف جانا قطعاً دانائی نہیں ہو سکتی۔ خدا سے بہتر کون پروگرام بنا سکتا ہے۔ یقیناً خدا سے بڑھ کر اور کوئی صحیح پروگرام نہیں بنا سکتا۔ اور خدا نے جماعت احمدیہ کا یہ پروگرام بتا دیا ہے۔ کہ وہ عبادتیں کرے۔ اور قربانیوں میں ترقی کرے۔

عبادتوں میں سے

سب سے اہم عبادت

نماز با جماعت ہے۔ اس کے بعد ذکر الٰہی نوافل پڑھنا۔ درود پڑھنا۔ تسبیح۔ تحمید اور تکبیر کرنا یہ سب چیزیں عبادت میں شامل ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ ابھی تک ہماری جماعت میں اس طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ وہ مسجدوں میں آتے ہیں تو بجائے ذکر الٰہی کرنے کے فضول اور لغو باتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ [illegible] طریق یہ تھا۔ کہ جب وہ [illegible] تو کہتے آؤ ہم اپنے ایمان تازہ کریں [illegible] پھر وہ ایک دوسرے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں [illegible] آپ کے حالات سنتے۔ حضور [illegible] میں موجود نہیں ہوتا۔ کئی باتیں [illegible] جو ایک شخص تو سنتا ہے مگر دوسرا نہیں سنتا۔ ایسی صورت میں صحابہ کا یہی طریق تھا۔ کہ وہ بیٹھ کر ایک دوسرے کو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں

سنایا کرتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں [illegible] فضول باتوں میں بہت زیادہ وقت [illegible] کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارے لئے حکم [illegible] ہے۔ کہ فصل لربک تم اپنے اوقات اس طرح صرف کرو۔ کہ وہ سب [illegible] تمہاری عبادت کی گھڑیاں بن [illegible] پھر فرماتا ہے وانحر تمہارا دوسرا کام یہ ہے۔ کہ تم قربانیوں میں حصہ لو۔ جہاں تک

مالی قربانی

کا تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ ہماری جماعت ایک نہایت اعلیٰ مقام پر پہنچتی جا رہی ہے۔ مگر صرف مالی قربانی ہی قربانی نہیں بلکہ

اور بھی کئی قسم کی قربانیاں

کرنا جماعت کا فرض ہے۔ مثلاً وقت کی قربانی ہے۔ یہ بھی ایک اہم قربانی ہے۔ جذبات کی قربانی ہے یہ بھی ایک اہم قربانی ہے۔ مگر ان قربانیوں میں ابھی بہت بڑی ترقی کی ضرورت ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ذرا ذرا سی بات پر لوگ ایک دوسرے سے لڑنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ اپنے جذبات کی قربانی سے کام لیں۔ تو اس قسم کے جھگڑوں کی نوبت ہی نہ آئے۔ اسی طرح وقت کی قربانی میں تبلیغ بھی شامل ہے۔ مگر اس طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر

ہماری جماعت تبلیغ کا فرض

پورے طور پر ادا کرتی۔ تو اب تک موجودہ جماعت سے بیسیوں گنا زیادہ جماعت ہو جاتی۔

مگر یہ قربانی پیش کرنے کیلئے ہماری جماعت کے بہت کم دوست تیار ہوتے ہیں۔ ہر شخص جو یہاں بیٹھا ہے۔ وہ اپنے اپنے نفس میں سوچے۔ اور غور کرے۔ کہ اس نے پچھلے مہینہ میں

تبلیغ کے لئے کتنا وقت دیا

ہے۔ اگر آپ لوگ غور کریں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ کئی لوگ ایسے ہونگے جنھوں نے سارے مہینہ میں شاید ایک منٹ تبلیغ کے لئے دیا ہوگا۔ کئی ایسے ہونگے جنھوں نے سارے مہینہ میں شاید کسی کو دس منٹ تبلیغ کی ہوگی۔ اور کئی ایسے ہونگے جنھوں نے تبلیغ کی ہی نہیں ہوگی۔ یا تبلیغ تو کی ہوگی۔ مگر وہ

حقیقی تبلیغ

نہیں ہوگی۔ جب اس قسم کی فردنی طبائع پر چھائی ہوئی ہو۔ تو محض مالی قربانی سے جماعت کی ترقی کس طرح ہوسکتی ہے۔ مالی قربانی کے ساتھ اگر اوقات کی قربانی نہیں۔ اگر تبلیغ کے لئے دلوں میں ایک

دیوانگی اور جوش

نہیں۔ تو یہ جماعت کی ترقی کی کوئی خوشکن علامت نہیں۔ بلکہ میرے نزدیک اگر روپیہ دینے والا تبلیغ نہیں کرتا۔ اور وہ روپیہ دے کر ہی سمجھ لیتا ہے۔ کہ اس نے اپنے فرض کو ادا کر دیا۔ تو وہ اپنے آپکو ایک شدید الزام کے نیچے لاتا ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے تبلیغ کا جو کام میرے سپرد کیا گیا ہے وہ میری شان سے بہت ادنےٰ ہے۔ اس لئے میں روپیہ دے دیتا ہوں۔ تاکہ اس روپیہ کے بدلے کوئی اور شخص یہ کام کرے مجھے یہ کام نہ کرنا پڑے۔ یہ ایک ایسا

خطرناک الزام

ہے۔ جو اسے کسی صورت میں بھی اللہ تعالےٰ کے حضور بری نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ایک طرف وہ روپیہ دے کر تبلیغ کی ضرورت کو تسلیم کرلیتا ہے۔ مگر دوسری طرف کہتا ہے۔ میرے اپنے لئے تبلیغ ضروری نہیں۔ پس جو شخص چندہ تو دیتا ہے مگر تبلیغ نہیں کرتا۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں تبلیغ کو ضروری نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ چندہ دے کر تبلیغ کی ضرورت کو تسلیم کرلیتا ہے۔ اس لئے جب خدا پوچھے گا۔ کہ تو نے کیوں تبلیغ میں حصہ نہیں لیا؟ تو وہ اس کا ایک ہی جواب دے سکتا ہے۔ کہ میں تبلیغ کو ایک ادنےٰ کام سمجھا کرتا تھا۔ اس لئے میں نے چندہ دے دیا تھا۔ تا کہ یہ کام کوئی اور شخص کرتا رہے

پس ہماری جماعت کو چاہیئے

کہ وہ اس پروگرام کو اپنے سامنے رکھے جو خدا نے تجویز کیا ہے۔ وہ ایک طرف تسبیح تحمید تکبیر درود اور ذکر الٰہی میں حصہ لے۔ اور دوسری طرف نہ صرف مالی قربانیوں میں حصہ لے۔ بلکہ اپنے اوقات اور جذبات کی قربانی بھی کرے۔ اس کے بغیر وہ شکریہ ادا نہیں ہوسکتا۔ جس کا ادا کرنا مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے۔ جیسا کہ میری آواز سے ظاہر ہو رہا ہے گلے کی تکلیف کی وجہ سے بیٹھ گئی ہے۔ اس لئے میں اس وقت کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ صرف

اللہ تعالےٰ سے دعا

کر دیتا ہوں۔ کہ جس طرح اس نے ہمیں مالی قربانیوں میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح اللہ کرے۔ ہماری جماعت پر وہ دن بھی آجائے۔ جب ہم میں سے ہر شخص اپنے جذبات کو قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائے اپنے نفس کو قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائے۔ اپنے اوقات کو قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائے۔ اور دنیا یہ ماننے پر مجبور ہو جائے۔ کہ ان قربانیوں میں بھی کوئی قوم جماعت احمدیہ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔

خطبۂ ثانی میں فرمایا:۔

میں نماز قصر کر کے پڑھاؤں گا۔ اور گو مجھے یہاں آئے چودہ دن ہو گئے ہیں۔ مگر چونکہ علم نہیں کہ کب واپس جانا ہوگا۔ اس لئے میں نماز قصر کر کے ہی پڑھاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ گورداسپور میں دو ماہ سے زیادہ عرصہ تک قصر نماز پڑھتے رہے۔ کیونکہ آپ کو پتہ نہیں تھا۔ کہ کب واپس جانا ہوگا ✕

تعلیم الاسلام کالج

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:۔

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی ایمان کی کمزوری کا مظاہرہ کرتا ہے۔"

دوست مطلع رہیں۔ کہ ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) کے لئے درخواستیں ۲۹ ہجرت ۱۳۲۳ھش (۲۹ مئی ۴۴ء) تک پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو کے لئے ۲۹-۳۰-۳۱ ہجرت کی تاریخیں ہیں ؛

خاکسار مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

افسوسناک غلطیوں کی تصحیح

"الفضل" ۳ مئی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خطبہ جمعہ دہلی کے جلسہ کے واقعات کے متعلق شائع ہوا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ اس میں کتابت کی بعض غلطیاں واقعہ ہوگئی ہیں۔ ذیل میں صحیح فقرات درج کئے جاتے ہیں:۔

(صفحہ ۲) (۱) "عزیزم مرزا ناصر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم شروع کی۔ تو ایک لفظ میں زبر کی جگہ زیر ان کے منہ سے نکل گئی۔ انھوں نے قراٰنَ الفجرِ کی بجائے قراٰنِ الفجر کہہ دیا۔"

(۲) "اس پر اتنا شور مچانے کی تو کوئی وجہ نہ تھی۔ اتنا کافی تھا۔ کہ ان میں سے کوئی صاحب کھڑے ہوتے اور کہہ دیتے کہ قاری صاحب قرآن کے لفظ پر زیر نہیں بلکہ زبر ہے۔"

صلہ "جب ہجوم نے لاری کو روکا۔ تو میں نے خیال کیا۔ کہ ان عورتوں کی خیر نہیں۔" غلطی سے عورتوں کی بجائے جوانوں چھپا تھا ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے۔ جو دین الٰہی کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔" "یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہوجاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے۔ جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ جو اس موقعہ کو کھو دے۔" (الحکم)

ہمارے ہاں ایک آنہ سے دو روپیہ تک کا اردو، انگریزی لٹریچر موجود ہے جو بلا کسی مزید خرچ کے دنیا کے جس پتہ پر چاہیں۔ روانہ کیا جا سکتا ہے ؛

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد (دکن)

احباب کی خدمت میں ضروری اطلاع

الفضل کے خریدار اصحاب کی خدمت میں اطلاع دیجاتی ہے کہ جن دوستوں کا چندہ ۲۰ جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے پتوں کی چٹوں پر انکی اطلاع کے لئے سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب یکم جون تک اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں یا وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔

(خاکسار مینیجر الفضل)

اعلان نکاح:- حنیفہ بیگم صاحبہ بنت شیخ ولی محمد صاحب موضع کھارہ کا نکاح محمد عبداللہ صاحب ولد شیخ محمد الدین صاحب موضع کھارہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر جناب مولوی کرم الٰہی صاحب نے مورخہ ۱۸ ؍ ۴ ؍ ۴۴ کو پڑھا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ نکاح بابرکت فرمائے۔ آمین (خاکسار ایڈیٹر)

اِمتحان کشتی نوح
زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے انتظام کیا ہے۔ کہ ہر تین ماہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کا امتحان لے۔ لہذا پہلا امتحان "کشتی نوح" کا ۲۳ جولائی ۱۹۴۴ء بمطابق ۲۳ وفا ۱۳۲۳ ہش کو ہوگا۔ ہر احمدی بہن جو پڑھنا جانتی ہو۔ اس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ امتحان میں شامل ہو۔

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کی سیکرٹریوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ عورتوں کو امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ اور ان کی فہرستیں طیار کرکے دس جون تک بھجوادیں تاکہ ان کو پرچے بھجوائے جاسکیں۔

مریم صدیقہ
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لائلپور ۲۳ مئی۔ فیڈرل کورٹ نے پنجاب کے ایکٹ واگذاری اراضیات مرہونہ کو جائز قرار دیا تھا۔ پریوی کونسل نے ہندوؤں کی کمیٹی کو اجازت دے دی ہے۔ کہ فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرسکے۔ یہ اپیل پریوی کونسل میں ہوگی۔

دہلی ۲۳ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے سیاسی تعطل کو دور کرنے میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مدد دینے کے لئے پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندہ مسٹر فلپس پھر ایک بار ہندوستان آئیں گے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ پارلیمنٹ کے بعض مزدور ممبروں نے وزیر ہند سے کانگرسی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کے جواب میں وزیر ہند نے لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی کی رہائی پالیسی میں کسی تغیر کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ محض ان کی صحت کی خرابی کا نتیجہ ہے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسوقت اٹلی میں ۲۵ ڈویژن جرمن فوج ہے۔ اس میں سے چھ ڈویژن شمالی علاقہ میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ تا وطن پرست اطالوی اور یوگوسلاوی گوریلا دستوں کا مقابلہ کرسکیں۔

دہلی ۲۳ مئی۔ کونسل آف سٹیٹ اور سنٹرل اسمبلی کی میعاد میں یکم اکتوبر ۱۹۴۴ء سے مزید ایک سال کی توسیع کردی گئی ہے۔

لاہور ۲۳ مئی۔ انارکلی کے ایک مشہور بزاز کو بلا مہر کپڑا فروخت کرنے کے جرم میں ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

ماسکو ۲۳ مئی۔ اگرچہ روس کے ایک ہزار میل لمبے محاذ پر اس وقت سکون ہے۔ لیکن جرمن اپنی فوجیں جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ روسی بھی ایک بڑے حملہ کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

چنگنگ ۲۳ مئی۔ جو چینی فوجیں جنوب مغربی چین کے جنگلوں میں دشمن سے لڑتی بھڑتی برما کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے پنیکا کے شہر پر قبضہ کرلیا ہے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ اٹلی کے محاذ جنگ سے آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ جرمن کمانڈر انچیف مارشل کیسلرنگ نے اپنی تمام محرک ریزرو فوجوں کو اٹلی کی جنگ میں جھونک دیا ہے۔

سٹاک ہالم ۲۳ مئی۔ سویڈن کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اہل ملک کو متنبہ کیا۔ کہ عین ممکن ہے سویڈن پر حملہ ہوجائے۔ اسلئے تمام باشندوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کنٹربری کے لاٹ پادری کی سرکردگی میں کونسل آف چرچز کے نمائندوں کے ایک وفد نے وزیر ہند سے ملاقات کی۔ اور کونسل کا ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ پنڈت نہرو۔ مولانا آزاد اور دیگر کانگرسی لیڈروں کو رہا کردیا جائے۔ وزیر ہند نے کہا۔ کہ ان کی رہائی کا فیصلہ میں نہیں کرسکتا۔ بلکہ یہ فیصلہ کرنا حکومت ہند کا کام ہے۔

ٹوکیو ۲۳ مئی۔ سرکاری طور پر جاپان گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں جزائر اوگاسا کے پانیوں میں دور دور تک جزائر مارکس پر حملے کرتی رہی ہیں۔ اوگاسا جزائر جاپان کی بندرگاہ یوکوہاما سے جنوب مشرق میں ۵۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور جزائر مارکس اوگاسا سے چھ سو میل کے فاصلہ پر۔

واشنگٹن ۲۳ مئی۔ چینی حکومت کا جو فوجی مشن امریکہ آیا ہے۔ اس کے لیڈر نے ایک بیان میں امریکہ سے اپیل کی۔ کہ چین کی فاقہ کش فوج کو زیادہ اور وزنی ہتھیار فوراً مہیا کئے جائیں۔

امرتسر ۲۳ مئی۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کو تار دیا ہے۔ کہ امریکہ میں ہندوستانیوں کو شہری حقوق دئے جائیں۔ اور انکے داخلہ پر جو پابندیاں ہیں وہ دور کی جائیں۔

سرینگر ۲۳ مئی۔ مسٹر جناح نے کل ریاستی مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ اپنے آپکو منظم کریں اور ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں۔ اس سے وہ ہر قسم کی ترقی حاصل کرسکیں گے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ اٹلی میں انزیو والے محاذ پر نیز آٹھویں فوج کے محاذ پر اتحادی حملے زور شور سے جاری ہیں۔ آٹھویں فوج نے ہٹلر لائن میں بہت بڑی دراڑ ڈالدی ہے۔ پیکو کے شہر پر اتحادی قبضہ ہوچکا ہے۔ ہٹلر لائن کے مشرقی سرے پر تین اتحادی دستے پیش قدمی کر رہے ہیں۔ برطانیہ کے خبروں کے وزیر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اٹلی میں ایسی سخت لڑائی ہورہی ہے۔ کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔

دہلی ۲۳ مئی۔ یونن سے بڑھنے والی چینی فوجوں نے برما روڈ کو ایک ایسی جگہ سے کاٹ دیا ہے۔ جو برما کی سرحد سے ۲۰ میل ہے۔ اب جاپانی ٹنگ لنگ میں مانڈلے سے براہ راست رسد اور کمک نہ بھیج سکینگے۔ برہم پتر کی وادی میں رسد اور کمک کے رستوں کے لئے پہلے جو خطرہ تھا۔ وہ اب دور ہوچکا ہے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ پیرس ریڈیو کے اپنے بیان کے مطابق فرانسیسی ریڈیو سسٹم میں ابتری پھیل چکی ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے تمام اہم ٹھکانوں اور اداروں کی تباہی میں جو تھوڑی بہت کسر چھوڑی ہے۔ اسے فرانسیسی تخریبی کارروائیوں کے ذریعے پورا کر رہے ہیں۔ انہوں

غرباء کے لئے غلہ کی تحریک
اور
ایک قابل تعریف مثال

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال بھی غرباء کیلئے غلہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ اور زمیندارہ جماعتوں کو خصوصیت سے حصہ لینے کی تاکید فرمائی ہے۔ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ملک عمر علی صاحب قادیان نے مندرجہ ذیل تفصیل سے غرباء کیلئے غلہ کا وعدہ لکھوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطاء فرمائے۔ زمیندارہ اور شہری جماعتوں کو جلد سے جلد اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ وہ کس قدر غلہ یا اس کی قیمت فراہم کرکے مرکز میں بھیجیں گی۔

منجانب	حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ	۲۵ من
"	حضرت سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا	۲۵ "
	خود	۱۲۵ "
"	سیدہ بیگم اہلیہ خود	۱۵ "
"	امۃ الحفیظ بنت "	۵ "
"	فاروق احمد ابن "	۳ "
"	امۃ المنعم بنت "	۲ "
		۲۰۰ من

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مفرح عنبری گاؤزبان تریاقی

یعنی رُوح نشاط ختم ہوچکا ہے۔ جب تک اس کے متعلق پھر اشتہار نہ دیا جائے۔ کوئی دوست اس کے لئے آرڈر ارسال نہ فرمادیں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان